سوال

(535) کلی طور پر حرام سے بچنا چاہیے !

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شاید آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد بھائی وغیرہ آڑھت کا کام کرتے ہیں اور چاول کے موسم میں بینک سے سرمایہ لیتے ہیں جس کا وہ سود ادا کرتے ہیں ۔ میں نے اپنی کوشش کے مطابق ان کو بہت سمجھایا لیکن جب وہ باز نہ آئے تو میں نے اپنا نان ونفقہ ان سے علیحدہ کر لیا حتیٰ کہ رہائش بھی علیحدہ اختیار کر لی ۔ اور قطعی طور پر ان کے گھر کا کھانا پینا بند کر دیا ۔ قربانی کے موقع پر اصرار کے باوجود میں اور میری بیوی نے شرکت نہیں کی جبکہ اس وقت سارا خاندان اکٹھا تھا ۔

یہ سب کچھ حرام غذا سے بچنے کے لیے اور اللہ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے کیا اب تقریباً دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے ۔ میری بھتیجی کی شادی ہے ۔ بھائی نے وہ بیٹی بہن سے لے کر پالی ہے شادی میں شرکت کا مسئلہ ہے نیز رمضان المبارک میں وہ مسجد میں افطاری کا سامان بھی بھیجتے ہیں اور بعض اوقات جب ان کے گھر جانا پڑتا ہے تو وہ مہمان نوازی کے طور پر کوئی چیز پیش کرتے ہیں ۔ اور پھر کھانے کا اصرار کرتے ہیں ۔

اب میں نے بعض اہل علم سے دریافت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کا کاروبار ناجائز اور حرام ہے لیکن آپ کھا سکتے ہیں ۔ اور تحفتاً ان سے اشیاء یا کھانا لے سکتے ہیں ۔ اور بعض بزرگوں نے کہا ہے جب حلال اور حرام روزی مکس ہو جائے تو دوسرے کے لیے استعمال کی اجازت ملتی ہے بعض دوست کہتے ہیں کہ قطع رحمی اس سے بھی بڑا گناہ ہے ۔ بعض اہل علم دوست حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں ۔ بعض یہود ونصاریٰ کے کھانے سے استدلال کرتے ہیں کہ اگرچہ ان کا کاروبار شریعت کے خلاف تھا اور یہودی سود کا کام کرتے تھے لیکن قرآن نے مطلق ان کے کھانے کو حلال قرار دیا ہے ۔ (یاد رہے میں نے اس جائیداد کو چھوڑ دیا ہے جس میں سودی کاروبار کا پیسہ لگا ہوا تھا)

محترم شیخ ! میں اس مسئلہ میں کافی پریشان رہتا ہوں مسجد میں آئی ہوئی افطاری کو نہ کھانا یا واپس کر دینا ایک بہت بڑے فتنہ کو دعوت دینا ہے ۔ اس طرح شادی میں عدم شرکت بھی پریشانی کو دعوت دے رہی ہے براہ مہربانی مذکورہ مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں واضح فرمائیں اور بندہ ناچیز کے لیے راہ راست متعین فرمائیں جس سے آخرت کی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکوں ۔

میری بیوی مجھ سے بھی زیادہ اس مسئلے میں سخت ہے والدین کو بارہا مرتبہ کہا ہے کہ حرام مال سے بچ جاؤ اور میرے ساتھ ہو جاؤ لیکن کلی طور پر میرا ساتھ نہیں دیتے ان کے ساتھ بھی رہتے ہیں کبھی کبھار میرے پاس بھی آ جاتے ہیں ۔ امید ہے مذکورہ پریشانی کو حل فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب کا مکتوب گرامی موصول ہوا تو محترم پریشانی والی کوئی بات نہیں آپ اپنے بہن بھائیوں اور والدین وغیرہم کے ساتھ صلہ رحمی والی پالیسی اپنا لیں قطع رحمی نہ کریں کیونکہ شریعت میں صلہ رحمی کا حکم ہے اور قطع رحمی منع ہے ہاں جہاں صلہ رحمی کے صلہ میں اپنے ایمان ودین کا خطرہ ہو کہ اپنا دین وایمان جاتا رہے گا وہاں دین وایمان کو ترجیح دی جائے گی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَاِن جٰهَدَاکَ عَلیٰۤ اَن تُشْرِکَ بِی مَالَیسَ لَکَ بِهِ عِلمٌ فَلَاتُطِعهُمَا وَصَاحِبهُمَا فِی الدُّنیَا مَعرُوفًا --لقمان15

''اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس بات پر کہ شریک مان میرا اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں تو ان کا کہنا مت مان اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق''

یٰۤاَیُّهَا الَّذِینَ ءَامَنُوا لَا تَتَّخِذُوۤا ءَابَآءَکُم وَاِخوٰنَکُم اَولِیَآءَ اِنِ استَحَبُّوا الکُفرَ عَلَی الاِیمٰنِ --توبۃ23

''اے ایمان والو مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو دوست اگر وہ پسند کریں کفر کو ایمان سے''

قُل اِن کَانَ ءَابَآؤُکُم وَاَبنَآؤُکُم وَاِخوٰنُکُم وَاَزوٰجُکُم وَعَشِیرَتُکُم وَاَموٰلٌ اقتَرَفتُمُوهَا --توبۃ24

''تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں . . .'' جو صورت آپ نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمائی ہے اس سے آپ کے بھائی مجرم تو ضرور ہیں مگر ان کے پاس جو مال ہے وہ حرام نہیں بنتا بشرطیکہ سود دینے کے علاوہ تجارت میں کہیں کسی حرام بیع کا ارتکاب نہ کرتے ہوں۔

مجھے بڑا تعجب ہوا کہ آپ کے بھائی پکے مسلمان ومومن اور اہلحدیث ہیں مگر وہ سود لینے دینے کے متعلق قرآن مجید کی آیات

وَمَن عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصحٰبُ النَّارِ هُم فِیهَا خٰلِدُونَ --بقرۃ275

''اور جو کوئی پھر سود لیوے تو وہی لوگ ہیں دوزخ والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''

یٰۤاَیُّهَا الَّذِینَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبَوٰۤا اِن کُنتُم مُؤمِنِینَ فَاِن لَّم تَفعَلُوا فَاْذَنُوا بِحَربٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ --بقرۃ278

''اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا ہے سود اگر تم مومن ہو پھر اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے''

اور رسول کریم ﷺ کی صحیح وثابت احادیث

«لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آکِلَ الرِّبَا وَمُوکِلَهُ وَکَاتِبَهُ وَشَاهِدَیهِ وَقَالَ هُم سَوَاءٌ» --رواہ مسلم بحوالہ مشکوۃ کتاب البیوع باب الربوا الفصل الاول

''رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا گناہ میں یہ سب برابر ہیں''

«قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِرهَمُ رِبًا یَأکُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ یَعلَمُ اَشَدُّ مِن سِتَّةٍ وَّثَلَاثِینَ زِنیَةً» (رواہ احمد والدار قطنی۔ بحوالہ مشکوۃ کتاب البیوع باب الربوا الفصل الثالث)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو کوئی آدمی کھاتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے''

«قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّبَا سَبعُونَ جُزءًا اَیسَرُهَا اَن یَّنکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهُ» (رواہ ابن ماجہ والبیهقی بحوالہ مشکوۃ باب الربوا)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کے ستر جزء ہیں سب سے کم درجہ کے جزء کا گناہ اس قدر ہے جیسے آدمی اپنی ماں سے زنا کرے'' سن اور سمجھ کر آج تک اس کاروبار پر ڈٹے ہوئے

ہیں وہ دیکھتے نہیں سالہا سال سے وہ یہ سود دینے والا کام کر رہے ہیں مگر اب تک وہ اس لعنت سے نجات نہیں پا رہے اگر وہ آئندہ آپ سے اور اپنے دیگر اصحاب ثروت اقارب سے بلا سود قرض یا مضاربت لے کر یہ کاروبار کریں تو ان شاء اللہ مجھے یقین ہے دو چار سال تک ان کو کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی ۔ بلکہ وہ دوسروں کو قرض دیں گے ان شاء اللہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کے متعلق فرمان ہے :

«فَإِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا» (بخاری شریف کتاب البیوع باب ما یمحق الکذب والکتمان فی البیع)

''اگر وہ سچ بولیں گے بیان کر دیں گے ان کی بیع میں برکت ڈالی جائے گی'' اور سود کے متعلق آپ ﷺ فرماتے ہیں

«إِنَّ الرِّبٰوا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ» (رواہ احمد وابن ماجہ والبیہقی بحوالہ مشکوۃ باب الربوا)

''سود اگرچہ کس قدر بڑھ جائے اس کا انجام کمی کی طرف رجوع کرتا ہے'' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ فوراً اس جرم سے توبہ کر لیں ۔ کیونکہ عمداً یہ جرم انتہائی سنگین ہے خدشہ ہے کہیں آدمی اس جرم کی پاداش میں دین وایمان سے ہی خارج نہ ہو جائے جیسا کہ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اور فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ ا ِ وَرَسُولِهِ سے واضح ہو رہا ہے ۔

آپ کے مکتوب میں دوسری بات جو میرے لیے باعث تعجب ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ لکھتے ہیں ''میری بھتیجی کی شادی ہے'' اور ساتھ ہی لکھتے ہیں ''بھائی نے وہ بیٹی بہن سے لے کر پالی ہے'' تو محترم یہ لڑکی نہ تو آپ کے بھائی کی بیٹی ہے اور نہ ہی آپ کی بھتیجی بلکہ وہ آپ کی اور آپ کے بھائیوں کی بھانجی ہے نہ آپ کا بھائی اس کا باپ ہے نہ وہ اپنے آپ کو اس کا باپ ، ابا اور ابو لکھ لکھوا سکتا ہے نہ کہلا سکتا ہے اور نہ ہی آپ اس لڑکی کے چچا ہیں نہ ہی چچا لکھ لکھوا سکتے ہیں نہ کہلا سکتے ہیں وہ لڑکی آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو صرف ماموں جان کہے اور جو آپ کا بہنوئی اس کا باپ ہے صرف اسی کو باپ ، ابا اور ابو جی کہے اور دوسرے رشتے بھی اس پر قیاس کر لیں مثلاً وہ آپ کے بھائی ۔ جو پالنے والا ہے ۔ کی بیوی کو اماں ، امی اور ماں نہیں کہہ سکتی اور نہ وہ کہلا سکتی ہے اس کو صرف مامی جی کہے اور وہ بھی صرف یہی کہلائے ۔ سورۃ احزاب میں متبنّی کے متعلق آیات پڑھ لیں آپ کو معلوم ہے کہ زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا جاتا تھا مگر جب آیات نازل ہوئیں تو انہیں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہا جانے لگا آپ لوگ اس مسئلہ میں اور پچھلے سود والے مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کے فرمان

وَمَا كَانَ لِمُؤْ مِنٍ وَلَا مُؤْ مِنَةٍ إِذَا قَضَى للّٰهُ وَرَسُولُهُ ٓ أَ. رًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ا لْخِيَرَةُ مِن أَ. رِهِم --الاحزاب36

''اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایمان دار عورت کا جب کہ مقرر کر دے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا'' کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی فوراً اصلاح فرما لیں زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب ختم ہو جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعادت دارین عطا فرمائے آمین یا رب العالمین میری طرف سے اپنے والدین مکرمین ، اخوان کرام اور تمام احباب عظام کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش فرما دیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

خرید و فروخت کے مسائل ج1ص374

محدث فتویٰ